اليوم الآخر ـ أردو

یوم آخرت

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

207

هاتف: ٤٢٣٤٤٦٦ ٠٦ فاكس: ٤٢٣٤٤٧٧ ٠٦

أحكام اليوم الآخر

ترجمه للغة الأردية

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد

و توعية الجاليات بالزلفي

الطبعة الأولى: ١٤٣٥/٣هـ

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد و**توعية الجاليات بالزلفي**

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد **وتوعية الجاليات بالزلفي**

أحكام اليوم الآخر- الزلفي، ١٤٣٥هـ

ردمك: ٨-٥٨-١٣-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

(النص باللغة الأردية)

١- القيامة   أ- العنوان

ديوي ٢٤٣   ١٤٣٥/٩٥١

رقم الايداع: ١٤٣٥/٩٥١

ردمك: ٨-٥٨-١٣-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

الصف والإخراج : المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد

وتوعية الجاليات بالزلفي

یوم آخرت

ایمان کی بنیادوں اور اس کے چھ ارکان میں سے ایک رکن آخرت کے دِن پر ایمان لانا ہے۔ انسان اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہر اُس بات پر ایمان نہ لے آئے جو آخرت کے حوالے سے کتاب اللہ اور صحیح سنتِ رسول اللہ ﷺ میں بیان ہو چکا ہے۔

یوم آخرت کے بارے میں علم حاصل کرنا' اور کثرت سے اس کا ذکر کرنا بہت اہم ہے' اس لیے کہ انسانی نفس کی اصلاح' پرہیزگاری اور دین پر استقامت کے لیے موت کا تذکرہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دِن کی یاد' وہاں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب سے غفلت ہی انسان میں گناہ کرنے کی جرأت و ہمت پیدا کرتی ہے اور دل سخت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کے بارے میں فرمایا:

﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾

(المزّمل ۱۷)

''اگر تم کافر ہی رہے تو اُس دِن سے کیسے بچ پاؤ گے جو بچوں کو بھی بوڑھا کر دے گا۔''

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ، یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ﴾ (الحج ۱، ۲)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو' قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے' جس دن تم اُسے دیکھ لو گے' ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی' اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے' اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے' حالانکہ درحقیقت وہ مدہوش نہ ہوں گے' لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے''۔

موت کا بیان

ہر زندہ کی اس دنیا میں آخری منزل موت ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ﴾ (ال عمران:۱۸۵)

''ہر جان موت کو چکھنے والی ہے''۔

نیز فرمایا:

﴿ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴾ (الرحمٰن ۲٦)

''جو بھی کائنات میں ہے فنا ہو جائے گا''۔

اپنے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ۳۰﴾ (الزّمر)

''آپ کو بھی مرنا ہے اور وہ بھی مر کر رہیں گے''۔

لہٰذا اس دنیا میں کسی بشر کو ہمیشہ نہیں رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ ط﴾ (الانبیاء:۳٤)

''ہم نے آپ سے پہلے کسی بھی انسان کو ہمیشگی نہیں دی''۔

موت کے بارے میں چند باتوں کی طرف اشارہ کر دینا مناسب ہے:

۱۔ لوگوں کی بڑی اکثریت موت سے غافل ہے' حالانکہ یہ ایک واقعاتی حقیقت ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں' لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ کثرت سے موت کو یاد کرتا رہے' اور اُس کے لیے اس طرح تیاری رکھے' کہ مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے عمل صالح کے ذریعے اپنی دنیا میں رہ کر آخرت کے لیے کمائی کر لے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''پانچ باتوں سے پہلے پانچ چیزوں سے فائدہ اٹھا لو: موت سے پہلے زندگی سے' بیماری سے پہلے صحت سے' مصروفیت سے پہلے فرصت سے' بڑھاپے سے پہلے جوانی سے' اور فقیری سے پہلے امیری سے''۔

[مستدرك الحاكم ٤/٣٠٦، حدیث صحیح ہے' صحيح الجامع ۱۰۷۷]

یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ کوئی مردہ اپنی قبر میں دنیاوی سامان میں سے کچھ بھی لے کر نہیں جاتا' بس اُس کا عمل ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے' چنانچہ عمل صالح پر توجہ دو' عمل صالح کے ذریعے ہی سے تم مستقل سعادت حاصل کر سکتے

ہو اور اسی کے ذریعے باذن اللہ عذاب سے نجات پا سکتے ہو۔

۲- انسان کی موت کا وقت غیر معروف ہے' اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا' کوئی نہیں جانتا اُسے کب مرنا ہے' یا کس جگہ مرنا ہے' کیونکہ یہ علم غیب کا معاملہ ہے جس کی خبر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

۳- جب موت آ جاتی ہے نہ اُسے روکا جا سکتا ہے نہ لیٹ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے فرار ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (الاعراف ٣٤)

''ہر امت کا ایک وقت مقررہ ہے' اور جب وہ مقررہ وقت آ جاتا ہے تو نہ ایک گھڑی اس سے لیٹ ہو سکتے ہیں اور نہ ایک گھڑی پہلے''۔

۴- مؤمن کی موت کا منظر یوں ہوتا ہے کہ ملک الموت (موت کا فرشتہ) خوبصورت شکل میں اس کے پاس آتا ہے' خوشبو عمدہ ہوتی ہے' اُس کے ساتھ رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں' جو مرنے والے کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

(حٰم السجدۃ ٣٠)

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس بات پر

ڈٹ گئے' اُن پر اللہ کے فرشتے یہ کہتے ہوئے نازل ہوتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ مستقبل کے بارے میں فکر مند ہو اور جنت کی خبر کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جا تا رہا ہے''۔

اور کافر کی موت کا منظر یوں ہوتا ہے کہ ملک الموت ڈراؤنی شکل بنا کر اُس کے پاس آتا ہے' اُس کا چہرہ کالا سیاہ ہوتا ہے' اُس کے ساتھ عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں' جو عذاب کی خبر دے رہے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ﴾ (الانعام ۹۳)

''اے کاش تم وہ منظر دیکھ لو جب کہ ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے' اور فرشتے ہاتھ پھیلائے کہہ رہے ہوں گے اپنی جانوں کو نکالو' آج تم کو اہانت آمیز عذاب دیا جائے گا' اس لیے کہ تم اللہ کے ذمے ناحق باتیں لگاتے تھے' اور تم اُس کی آیات سے تکبر کرتے تھے''۔

اور موت کے ساتھ ہی حقیقت کھل جاتی ہے اور ہر انسان کے سامنے نتیجہ کھل کر آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ، لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ط اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ط وَمِنْ

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾ (المومنون ٩٩، ١٠٠)

''حتیٰ کہ جب ان میں سے کسی کی موت ہو جاتی ہے تو کہتا ہے: اے رب! مجھے واپس جانے دے، شاید کہ میں پیچھے جا کر نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں، یہ تو بس منہ کی بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے، ان لوگوں کے پیچھے عالم برزخ ہے جہاں وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک رہیں گے''۔

جب موت آ جاتی ہے تو کافر اور گناہگار آرزو کرتا ہے کہ اسے دنیا میں واپس جانے دیا جائے تاکہ وہ نیک اعمال کر سکے، لیکن وقت گزرنے کے بعد اب ندامت اور افسوس کسی کام کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ﴾ (الشُوریٰ ٤٤)

''اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے!''

٥- یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ جس شخص نے موت سے پہلے 'لا الٰہ الا اللہ' کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں آخری بات 'لا الٰہ الا اللہ' کہی وہ جنت میں داخل ہو گیا''۔ [سنن ابی داود ٣١١٦، البانی نے صحیح کہا ہے۔]

اس لیے کہ ایسے کڑے وقت وہی شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے جو ایمان کے ساتھ مخلص ہوتا ہے، البتہ جو شخص مخلص نہیں ہوتا، وہ سکرات الموت کی سختی کی وجہ

سے ایسی بات سے غافل ہو جاتا ہے۔لہٰذا جو شخص قریب الموت انسان کے پاس ہو وہ اسے 'لا الہ الا اللہ' کی تلقین کرتا رہے' اس لیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرتے رہو''۔ [صحیح مسلم ۹۱٦]

البتہ اس بارے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیے کہ کہیں وہ تنگ آ کر غلط بات نہ کہہ دے۔

احوالِ قبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے اہلِ تعلق چھوڑ کر جا رہے ہوتے ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے''۔ فرمایا: ''اُس کے پاس دو فرشتے آ کر اسے بٹھاتے ہیں' اس سے پوچھتے ہیں: تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟'' مومن کا جواب ہوتا ہے: ''میں گواہی دیتا ہوتا کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ لو' اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہارے لیے جنت میں جگہ عطا کر دی ہے''۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''وہ آدمی اپنے دو ٹھکانوں کو بیک وقت دیکھ رہا ہوتا ہے''۔ البتہ کافر یا منافق فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے: ''میں خود تو نہیں جانتا' جو کچھ لوگ کہتے تھے میں کہتا رہا''۔ اسے کہا جاتا ہے: ''نہ تو تجھے علم ہے اور نہ تو نے پیروی کی' پھر زور سے ہتھوڑا اُس کے

کانوں کے درمیان مارا جاتا ہے' جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر قریبی چیز اس کی چیخ کو سنتی ہے''۔[صحیح البخاری ١٣٧٤، صحیح مسلم ٢٨٧٠]۔

قبر میں جا کر روح کا دوبارہ جسم میں آنے کا معاملہ دنیا میں رہ کر عقل انسانی نہیں سمجھ سکتی۔ تمام مسلمان اس عقیدے پر متفق ہیں کہ اگر مومن نعمتوں کا مستحق ہو تو قبر میں اُس کو نعمتیں ملتی ہیں' اگر عذاب کا مستحق ہو تو عذاب ملتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (المومن ٤٦)

''صبح و شام انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے' اور قیامت کے دن کہہ دیا جائے گا کہ آلِ فرعون کو شدید ترین عذاب میں داخل کر دو''۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔[صحیح مسلم ٢٨٦٦]

عقل سلیم اس حقیقت کا انکار نہیں کرتی' کیونکہ انسان زندگی میں ایسے منظر دیکھ لیتا ہے جس سے یہ بات سمجھ آ سکتی ہے۔ سونے والا انسان خواب دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اُسے سخت سزا دی جا رہی ہے' وہ چیختا ہے' چلاتا ہے' اور بغل میں لیٹے انسان کو اس کی خبر نہیں ہوتی' حالانکہ زندگی اور موت کی حقیقت میں بہت بڑا فرق ہے۔ قبر میں روح اور بدن کو بیک وقت سزا مل رہی ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آخرت کی منزلوں میں قبر پہلی منزل ہے' اگر یہاں بچ گیا تو اگلا مرحلہ مزید آسان ہوگا' اگر یہاں نہ بچ سکا تو اگلے مراحل میں مزید مشکلات ہوں گی''۔ [الترمذی ، صحیح الجامع ١٦٨٤]۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ کثرت سے عذاب قبر سے پناہ مانگے' بالخصوص نماز سے سلام پھیرنے سے پہلے' اور کوشش کر کے گناہوں سے دور رہے' اور گناہ ہی سب سے بڑا سبب ہے عذاب قبر کا اور عذاب جہنم کا۔

اسے عذاب قبر کا نام دیا گیا ہے' اس لیے کہ لوگوں کی اکثریت کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے' ورنہ جو لوگ پانی میں غرق ہو جائیں' آگ میں جل جائیں' یا درندے کھا جائیں' ان سب کو برزخ میں عذاب ہوتا ہے یا نعمتیں ملتی ہیں۔

عذاب قبر کی بہت ساری شکلیں ہیں' مثلاً ہتھوڑے سے مارنا وغیرہ' یا مثلاً قبر کو اندھیرے سے بھرنا' آگ کا بستر لگانا' آگ کی طرف کھڑکی یا دروازہ کھولنا۔ اُس کے اعمال کا انسانی شکل میں آنا جس کی شکل انتہائی بدصورت اور بدبو انتہائی پریشان کن' جو کہ اُس کے ساتھ ہی قبر میں بسیرا کرتا ہے' اگر قبر والا کافر یا منافق ہو تو اس کا عذاب مسلسل رہتا ہے' اور اگر قبر والا مؤمن گناہ گار ہو تو گناہ کے حساب سے عذاب بھی مختلف ہوتا ہے' اور کبھی عذاب ختم ہو جاتا ہے۔

مؤمن کو قبر میں نعمتیں ہی نعمتیں ملتی ہیں' اس کی قبر کو کھلا کر دیا جاتا ہے' نور سے بھر دیا جاتا ہے' جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے جہاں سے ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا آتی ہے' جنتی بستر لگا دیا جاتا ہے' اور اس کا نیک عمل خوبصورت انسان کی شکل میں اس کا ساتھی بن جاتا ہے جس کے ساتھ وہ دل لگائے رکھتا ہے۔

قیامت کی نشانیاں

۱- اللہ تعالیٰ نے اس جہان کو مستقل زندہ رکھنے کے لیے نہیں پیدا کیا ہے' بلکہ ایک دن آئے گا جب یہ ختم ہو جائے گا' بس یہی وہ دن ہے جو قیامت کا دن ہوگا' یہ ایسی حقیقت ہے جس میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

''یقیناً قیامت لازماً آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں' لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں''۔(المؤمن ۵۹)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ط قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ ......﴾ (سبا:۳)

''جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس قیامت نہیں آئے

گی' کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں میرے رب کی قسم وہ ضرور آ کر رہے گی''۔

اور قیامت کا وقت بہت قریب پہنچ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ......﴾ (القمر:۱)

''اور قیامت بہت قریب آ گئی ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (الانبياء ۱)

''لوگوں کے حساب کی گھڑی قریب آن پہنچی ہے اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں''۔

اس قریب کا مطلب انسانی پیمانے کے مطابق نہیں ہے اور جس طرح لوگ آپس میں بات کو بیان کرتے اور سمجھتے ہیں' بلکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے اور دنیا کی جتنی عمر گزر گئی ہے اُس کی نسبت سے ہے۔

قیامت کی آمد کا علم غیب کا معاملہ ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو یہ علم نہیں دیا' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا﴾ (الاحزاب)

''لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں' کہہ دیجئے اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' اور آپ کو کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی کھڑی ہو۔''

حضور اکرم ﷺ نے قرب قیامت کی چند نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے‘ جن کی تفصیل یوں ہے:

المسیح الدجال کا ظہور: یہ لوگوں کے لیے سب سے بڑا فتنہ ہوگا‘ اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ کچھ غیر فطری کاموں پر اسے قدرت عطا کر دے گا جس کی وجہ سے لوگ دھوکے کا شکار ہو جائیں گے‘ مثلاً وہ آسمان کو حکم دے گا اور بارش ہو جائے گی‘ وہ گھاس کو حکم دے گا وہ اُگ آئے گا‘ مردے کو زندہ کر دے گا‘ اور اس طرح معجزہ نما کام انجام دے گا۔ آپ ﷺ نے بتایا ہے کہ وہ کانا ہوگا‘ وہ جنت اور جہنم جیسی چیزیں دکھائے گا‘ جسے وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت جہنم ہوگی‘ اور جسے وہ جہنم کہے گا وہی جنت ہوگی۔ زمین میں صرف چالیس دن رہے گا‘ ایک دن سال کے برابر ہوگا‘ اور ایک دن مہینے کے برابر‘ اور ایک دن ہفتے کے برابر‘ پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ ساری دنیا میں گھومے پھرے گا۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دمشق کے مشرقی سفید منارے پر تشریف آوری‘ آپ صبح کو نزول فرمائیں گے‘ آ کر لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھیں گے‘ پھر دجال کا پیچھا کریں گے اور اُس کو قتل کر دیں گے۔

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا‘

اسے دیکھتے ہی لوگ گھبرائیں گے' اور ایمان لائیں گے' لیکن اب ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا۔

ان کے علاوہ بھی قیامت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

۲- قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی' ہوگا یوں کہ قیامت کی آمد سے پہلے عمدہ ہوا چلے گی' جو اہل ایمان کی روحوں کو قبض کر لے گی (مر جائیں گے) جب اللہ تعالیٰ دنیا کو ختم کرنے اور ساری مخلوق کو مارنے کا فیصلہ فرمالیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیں گے کہ وہ صور پھونک دے' جب لوگ صور کی آواز سنیں گے تو بے ہوش کر گر جائیں گے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ﴾ (الزمر:٦٨)

''اور اُس دن صور پھونکا جائے گا' اور وہ مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے ان کے جن کو اللہ زندہ رکھنا چاہے گا''۔

یہ حادثہ جمعہ کے روز ہوگا۔ اس کے بعد سب کے سب فرشتے مر جائیں گے' اور صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات مقدس باقی رہ جائے گی۔

۳- زمین انسان کے سارے جسم کو چٹ کر جائے گی' سوائے ریڑھ کی آخری ہڈی کے' البتہ انبیاء وشہداء کے جسم کو زمین نہیں کھا سکتی' چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائیں گے' جو جسموں کو از سرنو اگا دے گی' جب اللہ تعالیٰ

لوگوں کو اٹھانا چاہیں گے تو اسرافیل کو زندہ کر دیں گے' صور میں پھونکنا اسی فرشتے کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ وہ صور میں دوسری دفعہ پھونکیں گے تو اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو زندہ کر دیں گے' اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح انہیں دوبارہ قبروں سے نکال دیں گے' ننگے پاؤں' ننگے جسم اور بے ختنہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ﴾

''پھر ایک صور پھونکا جائے گا' اور یکا یک یہ اپنے رب کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے''۔(یٰس ٦٨)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ، خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ﴾ (المعارج ٤٣ ، ٤٤)

''جس دن یہ اپنی قبروں سے نکل کر اسی طرح دوڑے جا رہے ہوں گے' جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں' اُن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی' ذلت اُن پر چھا رہی ہوگی' وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے''۔

اور سب سے پہلے زمین اس جگہ سے کھلے گی جہاں آپ ﷺ محوِ آرام ہیں' پھر لوگوں کو زمین محشر کی طرف لے جایا جائے گا' اور یہ بہت کھلی اور ہموار

زمین ہے' البتہ کافروں کو منہ کے بل اٹھایا جائے گا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کافر منہ کے بل کیسے چل پائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس ذات نے اسے دنیا میں دو ٹانگوں پر چلا لیا تھا کیا وہ قیامت کے روز اُسے چہرے کے بل چلانے پر قادر نہ ہوگا!'' [مسلم ۲۸۰۶]

اور اللہ کے ذکر سے منہ موڑنے والے کو اندھا اٹھایا جائے گا' سورج مخلوق کے بالکل قریب ہوگا' اپنے اپنے اعمال کے حساب سے لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا' کسی کا پسینہ کمر تک ہوگا' اور کسی کا پسینہ منہ تک ہوگا' بس ہر کوئی اپنے عمل کے حساب سے پسینہ میں ہوگا' ایسے ہولناک منظر کے باوجود کچھ ایسے خوش قسمت بھی ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ سایہ فراہم کردیں گے اور اس سائے کے علاوہ اُس دن کوئی سایہ نہ ہوگا' آپ ﷺ نے فرمایا:

''سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ سایہ فراہم کرے گا اور اُس دن اس سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: عدل کرنے والا حکمران' وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت پر پروان چڑھا' وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو' وہ دو آدمی جو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہیں اسی محبت پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی محبت پر جدا ہوتے ہیں' وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال والی عورت نے گناہ کی دعوت دی اور اُس نے جواب دیا میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں' وہ آدمی جس نے

اس طرح صدقہ کیا جو دائیں ہاتھ نے خرچ کیا بائیں کو پتہ نہ چلا' اور وہ آدمی جو تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتا ہے اور اُس کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں''۔ [صحیح البخاری ٦٢٩ وصحیح مسلم ١٠٣١]

یہ معاملہ صرف مردوں کے لیے نہیں ہے بلکہ عورتوں کا بھی اسی طرح حساب ہوگا' اگر اچھے اعمال ہیں تو اچھا بدلہ اور اگر بُرے اعمال ہیں تو بُرا بدلہ' جس طرح مرد کا جزاء وحساب ہوتا ہے اسی طرح عورت کا بھی جزاء وحساب ہے۔

اُس دن لوگوں کو سخت پیاس لگے گی' اور وہ دن بھی پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا' البتہ مؤمن کے لیے تو اس طرح جلدی سے گزر جائے گا جیسے فرض نماز پڑھنے کا وقت گزرا ہو' اور اہل ایمان نبی اکرم ﷺ کے حوض پر آئیں گے اور سیراب ہو کر پئیں گے' اور یہ حوض اللہ تعالیٰ کی بڑی خاص نعمت ہے' اللہ تعالیٰ نے صرف ہمارے نبی اکرم محمد ﷺ کے لیے مخصوص کر رکھی ہے۔ آپ ﷺ کی امت قیامت کے دن اس سے پانی پیئے گی' جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا' اور کستوری سے زیادہ بہتر خوشبو ہوگی' آسمان کے ستاروں کے برابر اُس کے برتن ہوں گے' ایسا خوبیوں والا پانی ہوگا جس نے ایک گھونٹ پی لیا اُس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ لوگ میدان حشر میں لمبا عرصہ حساب کتاب کے انتظار میں کھڑے رہیں گے' جب انتظار اور کھڑا رہنا لمبا ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ سورج کی گرمی بھی' تو اس شخصیت کو

تلاش کرنے نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کر سکے کہ لوگوں کا حساب شروع کر دیا جائے' وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ معذرت کریں گے' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی معذرت کر دیں گے' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی معذرت کر دیں گے' پھر یہ لوگ آن جناب حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے: ''ہاں یہ میرا مقام ہے!'' تو آپ ﷺ جا کر عرش الٰہی کے نیچے سجدے میں گر جائیں گے' اور اُسی وقت اللہ تعالیٰ آپ کو تسبیح وتحمید بتائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''اے محمد (ﷺ)! سر اٹھایئے' مانگیے عطا ہوگا' شفاعت کیجئے شفاعت قبول ہوگی''۔

[صحیح البخاری ٤٩٤/١]

بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا' اگر نماز ٹھیک پائی گئی اور مقبول ہوگئی تو دوسرے اعمال پر غور ہوگا اور اگر نماز ہی نا قابل قبول ہوئی تو سارے اعمال مردود ہو گئے۔ اور ہر بندے سے پانچ چیزوں کا ضرور سوال ہوگا: عمر کہاں گذاری؟ جوانی کہاں گذاری؟ مال کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ اور علم کے حساب سے عمل کتنا کیا؟ سب سے پہلے لوگوں کے باہم خون کا حساب ہوگا اور بدلہ نیکیوں اور گناہوں کے تبادلے کی صورت میں ہوگا' کسی کی نیکیاں لے کر اُس کے خلاف دعویٰ کرنے والے کو دے دی جائیں گی اور جب نیکیوں کا خزانہ خالی ہوگا تو فریق مخالف کے گناہ اس کے

پلڑے میں ڈال دیئے جائیں گے۔

پل صراط کو جہنم کے اوپر گاڑھ دیا جائے گا' اور پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا' اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے اس کے اوپر سے گزر سکیں گے' کوئی پلک جھپکتے' کوئی ہوا کی طرح' کوئی تیز گھوڑے کی طرح اور کوئی گھٹنوں کے بل چل کر گزرے گا' پل کے اوپر ٹیڑھے منہ کے کیل ہوں گے جو کافروں کو شکار کر کے جہنم کے حوالے کر رہے ہوں گے' کافر اور گناہ گار مؤمن آگ میں گر رہے ہوں گے' کافر تو مستقل آگ میں رہیں گے' البتہ گناہ گار اہل ایمان جب تک اللہ چاہے گا عذاب میں رہیں گے' بالآخر جنت کو چلے جائیں گے۔

انبیاء ورسل اور نیک لوگوں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے وہ اہل توحید گناہ گاروں کے حق میں شفاعت کریں گے' اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں آگ سے نکال دے گا۔ جو لوگ پل صراط پار کر چکے ہوں گے انہیں جنت وجہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا' اب وہ ایک دوسرے سے قصاص وبدلہ لیں گے' وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی بدلے کا معاملہ ہوگا' وہ سب ایک دوسرے سے بدلہ چکا لیں گے اور اُن کے دل پاک صاف ہو چکے ہوں گے۔

جب اہل جنت' جنت میں چلے جائیں گے' اور اہل جہنم' جہنم میں

جا چکے ہوں گے' موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اور اُسے جنت وجہنم کے درمیان میں لاکر ذبح کر دیا جائے گا' اہل جنت اور اہل جہنم دونوں اس منظر کو دیکھ رہے ہوں گے' پھر کہا جائے گا' اے جنت والو! اب یہاں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں ہے' اور اے جہنم والو! اب یہاں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں ہے۔ اب اگر کوئی خوشی سے مرسکتا تو اہل جنت خوشی سے مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرسکتا تو اہل جہنم غم سے مرجاتے۔

عذابِ جہنم کا حال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ﴾

''بچ جاؤ اُس آگ سے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے' جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔(البقرة ٢٤)

اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

''تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) سترواں حصہ ہے۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی۔ آپ نے فرمایا: کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے''۔[صحیح البخاری ٣٢٦٥]

جہنم کے سات طبقے ہیں' ہر طبقہ دوسرے سے زیادہ سخت ہے' ہر طبقے کے لوگ اپنے اپنے اعمال کے حساب سے ہوں گے' اور منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے' اور ان کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہوگا۔ کافروں کا عذاب جہنم میں ہمیشہ رہے گا اس میں وقفہ نہیں ہوگا' جب وہ جل کر راکھ ہو جائیں گے تو اُن کی چمڑی بدل دی جائے گی' تا کہ زیادہ عذاب کا مزہ چکھیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ﴾ (النساء:٥٦)

''جب اُن کی چمڑی جل کر راکھ ہو جائے گی' تو ہم اُن کی چمڑی بدل دیں گے تا کہ وہ مسلسل عذاب کا مزہ چکھتے رہیں''۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ج لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ﴾ (فاطر)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے لیے جہنم کی آگ ہے' نہ تو اُن کا فیصلہ ہوگا کہ مر سکیں اور نہ اُن کا عذاب کم ہوگا' اور ہر پکے کافر کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں''۔ [فاطر ٣٦]۔

ان لوگوں کو جکڑ کر رکھا جائے گا' ان کی گردنوں میں طوق ڈالا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ◆ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ﴾ (ابراهيم ٤٩، ٥٠)

''اورتم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اُس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اُن کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ اُن کے چہروں کوڈھانپ رہی ہوگی''۔

اور جہنم والوں کا کھانا زقوم (تھوہر) کے درخت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ◻ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ◻ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ◻ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ◻﴾ (الدخان ٤٣-٤٨)

''بے شک زقوم (تھوہر) کا درخت' گناہ گار کا کھانا ہے' جو مثل تلچھٹ کے ہے' پیٹ میں کھولتا رہتا ہے' جیسے کہ تیز گرم پانی کھولتا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے جہنم کے عذاب کی شدت بیان کرتے ہوئے اور جنت کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''قیامت کے روز ایک جہنمی کو لایا جائے گا' جو کہ دنیا میں ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال تھا' اور اُسے جہنم میں صرف ایک غوطہ دیا جائے گا' پھر پوچھا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا کبھی کوئی اچھائی دیکھی' یا کبھی کوئی نعمت ملی؟ وہ کہے گا: اے اللہ تیری ذات کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور ایک جنتی کو لایا جائے گا' جس نے دنیا میں بہت

سختیوں والی زندگی گذاری تھی، اسے جنت میں ایک پھیرا دیا جائے گا،
اس سے بھی پوچھا جائے گا: اے آدم زاد! کیا کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟
یا کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ وہ کہے گا: قسم بخدا، ایسا کبھی نہیں ہوا، نہ مجھے
کوئی تکلیف ہوئی اور نہ پریشانی دیکھی''۔[صحیح مسلم ۲۸۰۷]

جہنم کا ایک غوطہ دنیا میں ہر طرح کی نعمت پانے والے کافر کو سب کچھ بھلا دیتا ہے۔ اور جنت کا ایک پھیرا دنیا میں ہر طرح کی تکلیف و پریشانی کو پانے والے مومن کو سب کچھ بھلا دیتا ہے۔

حالِ جنت

جنت نام ہے اس گھر کا جو ہمیشہ رہے گا اور مقام عزت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کیا ہے، اس میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة ۱۷)

''کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں یہ سب اُس کا بدلہ ہے''۔

جنت کے بھی بہت سارے درجات ہیں جو اہل ایمان کو ان کے اعمال کے اعتبار سے ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ﴾

''اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا''۔(المجادلة:١١)

اہل جنت جو چاہیں گے کھائیں گے پئیں گے' اس میں ایسے دریا ہیں جن کا پانی بدلتا نہیں' اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ نہیں بدلا' اور صاف و شفاف شہد کی نہریں ہیں اور ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہیں۔ اہل جنت کی شراب' دنیا کی شراب سے مختلف ہوگی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ، بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ، لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ﴾ (الصّٰفّٰت ٤٥-٤٧)

''جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا' جو سفید شفاف اور پینے میں لذیذ ہوگی' نہ اس سے دردسر ہو اور نہ اس کے پینے سے بہکیں''۔

اہل جنت کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہوگا' جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

''اگر جنت کی ایک خاتون زمین پر جھانک کر دیکھ لے تو زمین و آسمان کے درمیان نور بھر دے' اور خوشبو سے بھر دے''۔[البخاری ٢٦٤٣]

اور اہل جنت کے لیے سب سے عظیم نعمت اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اَقدس کا دیدار ہوگا۔ اہل جنت کو نہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی' نہ بلغم آئے گا' نہ تھوکیں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی بنی ہوں گی' ان کا پسینہ کستوری جیسا ہوگا۔ اہل جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی' نہ ختم ہوں گی اور نہ کم۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو جنت میں داخل ہوگیا وہ نعمتوں میں ہوگا' محرومِ نعمت نہ ہوگا' نہ کپڑے پرانے ہوں گے' اور نہ جوانی ڈھلے گی''۔ [صحیح مسلم ۲۸۳۶]

جس شخص کا جنت میں حصہ کم سے کم ہوگا وہ مؤمن ہوگا جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں جائے گا اسے بھی اس دنیا سے دس گنا بڑی جنت ملے گی۔

مطبعة النرجس التجارية

مطبعة النرجس التجارية
NARJIS PRINTING PRESS
تلفون ٢٣١٦٦٥٣ - فاكس ٢٣١٦٨٦٦
E-mail: narjiscpp@yahoo.com